148273 ـ اثنائے رضاعت حمل میں کوئی حرج نہیں

سوال

میرا انیس ماہ کا بیٹا ہے، میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آیا میرے لیے مدت رضاعت میں حاملہ ہونا جائز ہے، اور اگر میں حاملہ ہو جاؤں اور بیٹے کو دودھ مکمل نہ پلا سکوں تو کیا حکم ہوگا ؟
یا کہ مجھے دو برس دودھ پلانے کی مدت پوری ہونے کا انتظار کرنا چاہیے، اور پھر بعد میں حمل کی کوشش کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آدمی کے لیے مدت رضاعت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا جائز ہے، اور اس میں نہ تو بیوی پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی خاوند پر، اور حمل کی حالت میں عورت کو دودھ پلانے میں بھی کوئی حرج نہیں.

کیونکہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جدامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے:

" میں نے ارادہ کیا کہ غیلہ سے روک دوں، حتی کہ مجھے بتایا گیا کہ روم اور فارس والے ایسا کرتے ہیں تو ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں دیتا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1442).

الغیلة:

امام مالک موطا میں اور اصمعی وغیرہ اہل لغت کہتے ہیں کہ:

بیوی سے مدت رضاعت میں جماع کرنا غیلہ کہلاتا ہے.

اور ابن سکیت کہتے ہیں: حمل کی حالت میں عورت کا دودھ پلانا غیلہ ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 16).

اور ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

الغيلة: غين پر زير كے ساتھ: يہ الغيل غين پر زبر كے ساتھ سے اسم ہے، اور يہ كہ آدمى اپنى بيوى كے ساتھ مدت رضاعت ميں جماع كرے، اور اسى طرح جب دودھ پلاتے ہوئے وہ حاملہ ہو جائے " انتہى

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (70350) كے جواب كا مطالعہ كريں.

ليكن عورت كى حالت كو ديكھنا ضرورى ہے كہ آيا وہ اسے برداشت بھى كر سكےگى، اور پھر دودھ پيتے بچے كى واجبات اور حمل كى مدت ميں اسے كيا كچھ چاہيے اس ميں موازنہ ضرورى ہے.

اگر وہ ديكھے كہ ہو سكتا ہے وہ اپنے امور ميں موازنہ نہيں كر سكتى، يا پھر ديكھے كہ اس ميں اس پر ضرر ہے تو پھر رضاعت كى مدت كرنے تك حمل ميں تاخير كرنے ميں كوئى حرج نہيں، رضاعت ختم كر كے حمل كى كوشش كى جائے.

شيخ ابن جبرين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ميرے چھ بيٹے ہيں ان ميں اكثر كا حمل مدت رضاعت دو برس ختم ہونے سے قبل ہى ٹھر گيا، ميں نے چاہا كہ ٹيوب ركھوا لوں جو صرف دو برس تك مانع حمل ہے، برائے مہربانى اس كا شرعى حكم بيان كريں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" جب خاوند اور بيوى راضى ہوں تو اس ميں كوئى مانع نہيں، ليكن آپ يہ تاكيد كر ليں كہ اس كا رحم پر كوئى ضرر و نقصان نہ ہو، اور نہ ہى قطع نسل وغيرہ ہو " انتہى

ديكھيں: فتاوى الشيخ ابن جبرين (2 / 96).

مزيد آپ سوال نمبر (21203) كے جواب كا مطالعہ بھى كريں.

واللہ اعلم .